از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:8 مئی 1956

مدن گوپال باگلا

بنام

کمشنر آف انکم ٹیکس، مغربی بنگال۔

[ایس آر داس چیف جسٹس، بھگوتی اور وینکٹارام آئیر جسٹس صاحبان]

انکم ٹیکس قابل اجازت کٹوتی-لکڑی کا کاروبار-تیسرے فریق کو ضمانت-ناقابل وصول قرضہ - سرمایہ کا نقصان یا کاروباری نقصان-انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (الیون، سال 1922)، دفعہ 10 (2) (xi)۔

اپیل کنندہ جو لکڑی کا تاجر تھا، نے بینک آف انڈیا سے اپنی اور تیسرے فریق M کی مشترکہ ضمانت پر قرض حاصل کیا۔ اسی دن M نے امپیریل بینک آف انڈیا سے اپنی اور اپیل کنندہ کی مشترکہ ضمانت پر قرض حاصل کیا۔M اپنے کاروبار میں ناکام رہا اور امپیریل بینک آف انڈیا کو اپیل کنندہ سے قرض کی رقم کا احساس ہوا جس نے وصول کنندگان سے کچھ منافع حاصل کرنے کے بعد، زیر بحث تشخیص سال میں بقایا کو ناقابل وصول قرضہ کے طور پر لکھ دیا اور اسے بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 10 کے تحت قابل اجازت کٹوتی کے طور پر اس بنیاد پر دعوی کیا کہ لکڑی کے کاروبار کے لیے مالی معاملات حاصل کرنے کے دوران ہی وہ M کے ساتھ ضمانت پر کھڑا تھا اور یہ کہ کاروبار کرنے والے افراد کے ذریعے بینکوں سے مشترکہ ضمانت پر قرض حاصل کرنا معمول کا رواج تھا۔ یہ ثابت نہیں ہوا کہ اپیل کنندہ کو دوسرے افراد کے ساتھ ان کے استعمال اور فائدے کے لیے قرض حاصل کرنے کے مقصد سے ضمانت دینے کی عادت تھی۔

حکم ہوا کہ زیر بحث قرض کو ٹیکس دہندہ کے کاروبار کے سلسلے میں قرض نہیں سمجھا جا سکتا جو دوسرے افراد کے لیے ضمانت کا کاروبار کرنے والا شخص نہیں تھا اور یہ کہ، کسی بھی صورت میں،

دوسرے کے فائدے کے لیے ادھار لیے گئے قرض کی ادائیگی کی وجہ سے ہونے والا نقصان سرمایہ کا نقصان ہو گا نہ کہ کاروباری نقصان اور بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 10(2)(xi) کے تحت قابل اجازت کٹوتی نہیں تھی۔

کمشنر انکم ٹیکس، مدراس بنام ایس اے ایس راماسوامی چیٹیار ([1946]14 آئی ٹی آر 236)، ممتاز شدہ۔

کمشنر انکم ٹیکس، مدراس بنام ایس آر سبرامنیا پلئی ([1950]18 آئی ٹی آر 85)، منظور شدہ۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 6، سال 1954۔

انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 1، سال 1951 میں کلکتہ عدالت عالیہ کے 8 ویں دن جون 1951 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

آر جے کولاہ اور پی کے گھوش، اپیل کنندہ کی طرف سے۔

مدعا علیہ کی طرف سے جی این جوشی، پورس اے مہتا اور آر ایچ دھبر۔

8.1956 مئی۔

عدالت کا فیصلہ بھگوتی جسٹس نے سنایا۔

یہ بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 66-A(2) کے تحت کلکتہ میں با اختیار عدالتِ عالیہ کے ذریعے ایکٹ کی دفعہ 66(1) کے تحت ایک حوالہ پر منظور کیے گئے فیصلے اور حکم کے سرٹیفکیٹ کے ساتھ اپیل ہے، جس کے تحت عدالت عالیہ نے حوالہ شدہ سوال کا جواب منفی دیا۔

اپیل کنندہ لکڑی کا تاجر ہے۔ 5 فروری 1930 کو انہوں نے اپنی اور ایک مام راج رام بھگت کی مشترکہ ضمانت پر بینک آف انڈیا سے 1 لاکھ روپے کا قرض حاصل کیا۔ اسی دن مام راج رام بھگت نے اپنی اور اپیل گزار کی مشترکہ ضمانت پر امپیریل بینک آف انڈیا، بمبئی سے 1 لاکھ روپے کا قرض حاصل کیا۔ اپیل کنندہ نے بینک آف انڈیا کو 1 لاکھ روپے کا اپنا قرض ادا کر دیا لیکن مام راج رام بھگت امپیریل بینک آف انڈیا، بمبئی کو دیے گئے اپنے قرض کی رقم کو پورا کرنے میں ناکام رہے۔ ایک لاکھ روپے کی یہ رقم امپیریل بینک آف انڈیا نے اپیل گزار سے 24 مارچ 1930 کو 626 روپے کے سود کے ساتھ وصول کی تھی۔

مام راج رام بھگت اپنے کاروبار میں ناکام رہے اور ان کی جائیداد 25 اپریل 1930 کو وصول کنندگان کے ہاتھ میں چلی گئی۔ اپیل کنندہ نے مام راج رام بھگت کے نام سے ایک کھاتہ کھولا اور اس کھاتے میں روپے 1,00,626 کی کل رقم نکالی گئی۔ اپیل کنندہ نے وصول کنندگان سے منافع حاصل کیا: 30 اکتوبر 1930 کو 31,446 روپے، 25 اپریل 1934 کو 9,434 روپے اور 17 مئی 1938 کو 4,716 روپے، مجموعی طور پر 45,596 روپے، جس سے 55,030 روپے کا بقایا باقی رہ گیا، جس کی رقم انہوں نے تشخیص سال 1941-42 (اکاؤنٹ سال 1997 رام نومی ہے) میں ناقابل وصول قرضہ کے طور پر لکھ دی اور ایکٹ کی دفعہ 10 کے تحت قابل اجازت کٹوتی کے طور پر دعوی کیا۔

انکم ٹیکس افسر نے اس دعوے کو یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا کہ مذکورہ نقصان سرمایہ کا نقصان تھا، اور اسی طرح اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر نے بھی کیا۔ اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کے سامنے اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ کاروبار کرنے والے افراد کے ذریعے بینکوں سے مشترکہ ضمانت پر قرض حاصل کرنا بمبئی میں معمول کا رواج ہے۔ یہ کہا گیا تھا کہ مشترکہ ضمانت پر قرض حاصل کرنے کے اس طریقے کو بینکوں نے ترجیح دی تھی اور یہ تاجروں کے مفاد میں بھی تھا کیونکہ اگر قرض مشترکہ ضمانت پر تھا تو سود کی کم شرح وصول کی جاتی تھی۔ یہ بھی کہا گیا کہ اپیل کنندہ اکثر مشترکہ ضمانت پر رقم ادھار لیتا تھا اور مشترکہ طور پر انجام دیے گئے کچھ پرانے اشارے اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کے سامنے پیش کیے جاتے تھے۔ کمشنر انکم ٹیکس، مدراس بنام ایس اے ایس راما سوامی چیٹیار ([1]) کے معاملے کا حوالہ دیا گیا، جہاں یہ قرار دیا گیا تھا کہ نٹوکوٹائی چیٹیار کے درمیان یہ رواج تھا کہ وہ بینکوں سے زیادہ شرح سود پر قرض دینے کے مقصد سے قرض لینے کے لیے ایک دوسرے کے لیے ضمانت دیتے ہیں اور چیٹیار فرم کی طرف سے ضمانت کے قرارداد کے تحت ہونے والے نقصان کو کٹوتی کے طور پر اجازت دی جانی چاہیے۔ تاہم، اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر نے حقائق پر کیس کو الگ کیا اور کہا کہ اگرچہ اپیل کنندہ اپنے لکڑی کے کاروبار کے لیے مالی اعانت حاصل کرنے کے دوران مام راج رام بھگت کے لیے ضمانت پر کھڑا تھا، لیکن یہ دوسرے کی طرف سے ادھار لی گئی رقم کا نقصان تھا، ادھار لی گئی رقم اپنی نوعیت میں سرمایہ تھی اور مام راج رام بھگت کی ادائیگی میں ناکامی کی وجہ سے اپیل کنندہ کو ہونے والا نقصان سرمائے کا نقصان تھا۔

انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل کے سامنے اپیل کنندہ کی طرف سے کی گئی اپیل پر ٹریبونل کی رائے تھی کہ اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر نے اپنے حکم میں اس بارے میں کوئی رائے ظاہر نہیں کی تھی کہ آیا ایسا رواج ہے یا نہیں اور نہ ہی اس نے اپیل کنندہ سے رواج قائم کرنے کو کہا تھا۔ ان حالات میں ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ محکمہ اس رواج کو قبول کرتا ہے۔ ٹریبونل نے منی لینڈنگ کے کاروبار اور لکڑی کے کاروبار کے درمیان کوئی فرق نہیں دیکھا جو دونوں اس قسم کے قرض سے مالی اعانت کرتے تھے اور اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر سے مختلف تھے، کمشنر انکم ٹیکس، مدراس بنام ایس اے ایس راما سوامی چیٹیار (اوپر) کے فیصلے کی پیروی کی اور اس نتیجے پر پہنچے کہ ضمانت پر کھڑے ہونے سے ہونے والا نقصان قابل قبول نقصان تھا اور اپیل گزار دلیل کو برقرار رکھا۔

مدعاعلیہ کے کہنے پر ٹریبونل نے ایکٹ کی دفعہ 66(1) کے تحت عدالت عالیہ کو ایک مقدمہ بیان کیا اور اپنے فیصلے کے لیے درج ذیل سوال بھیجا:-

"کیا حقائق کے مطابق 55,030 روپے کی رقم بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 10(2)(xi) توضیعات کے تحت ناقابل وصول قرضہ کے طور پر قابل قبول ہے۔ مذکورہ حوالہ کی سماعت عدالت عالیہ نے کی اور اپنے فیصلے میں عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ ٹریبونل نے مقدمے کے حقائق اور رقم کی درخواست کے بارے میں غلط مفروضے پر کارروائی کی تھی۔ چونکہ قرض کا کوئی حصہ، جو امپیریل بینک آف انڈیا سے مامراج رام بھگت نے اپنی اور اپیل کنندہ کی مشترکہ ضمانت پر لیا تھا، اپیل کنندہ کے اپنے کاروبار پر لاگو نہیں کیا گیا تھا، لہذا اپیل کنندہ کے کاروبار کے سلسلے میں قابل اجازت کٹوتی کا کوئی سوال ہی نہیں تھا۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ ٹریبونل قانون میں بھی غلطی پر تھا کیونکہ دفعہ 10 (2) (xi) کے تحت یہ صرف اپیل کنندہ کی تجارت یا کاروبار کا تجارتی یا کاروباری قرض ہے، جس کا دعوی نقصان کے طور پر کیا جا سکتا ہے اور جیسا کہ دعوی کیا گیا قرض اپیل کنندہ کے کاروبار کے حوالے سے نہیں تھا، جو لکڑی میں تجارت کا کاروبار تھا اور دوسرے افراد کے لیے ضمانت کا کاروبار کرنے والے شخص کا نہیں تھا، اپیل کنندہ کو ہونے والا نقصان سرمائے کا نقصان تھا نہ کہ کاروباری نقصان۔ ٹریبونل کے فیصلے کے حوالے سے، عدالت عالیہ نے کمشنر انکم ٹیکس، مدراس بنام ایس آر سبرامنیا پلئی ([1]) کے بعد کے فیصلے کا حوالہ دیا، جس میں کہا گیا تھا کہ پہلے کے فیصلے کو اس کے مخصوص

حقائق تک محدود رکھا جانا چاہیے اور یہ نٹو کوٹائی چیٹیار کے منی لینڈنگ کے کاروبار کے علاوہ کاروبار پر لاگو نہیں ہونا چاہیے۔ لہذا، عدالت عالیہ نے حوالہ شدہ سوال کا جواب منفی میں دیا۔ اس لیے یہ اپیل۔

اس اپیل میں ہمارے عزم کے لیے واحد سوال یہ ہے کہ آیا اس لین دین میں اپیل کنندہ کو ہونے والا 55,030 روپے کا نقصان سرمائے کا نقصان تھا یا اپیل کنندہ کو لکڑی کا اپنا کاروبار جاری رکھنے کے دوران تجارتی نقصان یا برا قرض ہوا تھا۔ یہ واضح ہے کہ امپیریل بینک آف انڈیا، بمبئی سے اپیل کنندہ اور مام راج رام بھگت کی مشترکہ ضمانت پر ادھار لی گئی رقم کا کوئی حصہ اپیل کنندہ کے لکڑی کے کاروبار کی مالی اعانت کے لیے نہیں گیا، لیکن ان سب کا استعمال مام راج رام بھگت نے اپنے کاروبار میں کیا۔ ان پیسوں کو اپیل کنندہ کے لکڑی کے کاروبار کی مالی اعانت کے لیے درکار نہیں تھا، نہ ہی مام راج رام بھگت کا واجب الادا قرض اور جس کے سلسلے میں اپیل کنندہ نے اپنے لیجر میں مام راج رام بھگت کے نام سے کھاتہ کھولا تھا۔ یہ قرض مام راج رام بھگت نے اپیل کنندہ کے لکڑی کے کاروبار کے لیے واجب الادا تھا۔ اگر اپیل کنندہ نے اپنے لکڑی کے کاروبار میں کوئی رقم ادھار لی ہوتی تو وہ یقینی طور پر اس کا سرمایہ ہوتی اور اس میں اسے جو بھی نقصان ہوتا وہ اس کے سرمائے کا نقصان ہوتا۔ جس طریقے سے ان پیسوں کو لکڑی کے کاروبار سے منسلک کرنے کی کوشش کی گئی اور اسے لکڑی کے کاروبار کے تجارتی نقصان یا ناقابل وصول قرضہ کے طور پر سمجھا گیا وہ یہ ظاہر کرنا تھا کہ بمبئی میں کاروبار کرنے والے افراد میں مشترکہ ضمانت پر بینکوں سے رقم ادھار لینا رواج تھا اور اگر A اپنے کاروبار کی مالی اعانت کے لیے رقم چاہتا تھا تو وہ B سے ضمانت کے طور پر اس کے ساتھ شامل ہونے کے لیے کہہ سکتا تھا، لیکن وہ B سے اس طرح شامل ہونے کے لیے نہیں کہہ سکتا تھا جب تک کہ وہ قرضوں میں B کے لیے ضمانت نہ دے، جو B نے بینک سے اپنی باری میں لیا تھا۔ اس طرح A کی ضمانت کے طور پر B میں شامل ہونا B کے بینک کے ساتھ اپنے لین دین میں ضمانت کے طور پر اے میں شامل ہونے پر غور تھا اور اس لیے اگرچہ B کی طرف سے ادھار لی گئی رقم کا کوئی حصہ A کے کاروبار میں نہیں آیا، لیکن A نے اپنے کاروبار کی مالی اعانت کے مقصد سے ضمانت کے طور پر B میں شمولیت اختیار کی، جو وہ B کے ساتھ اس قرض میں ضمانت کے طور پر شامل ہوئے بغیر نہیں کر سکتا تھا جو اس نے خود اپنے کاروبار کی مالی اعانت کے مقصد سے بینک سے حاصل کیا تھا۔ B کے اپنے کاروبار کی مالی اعانت کے لیے

قرض حاصل کرنے کے معاملے میں ضمانت کے طور پر A کے B میں شامل ہونے کا لین دین اس طرح A کے کاروبار کی مالی اعانت کا ایک لازمی عمل تھا اور اس لیے، A کے کاروبار کا ایک واقعہ تھا اور لین دین میں A کے ذریعے ہونے والے کسی بھی نقصان کو اس طرح A کے کاروبار کو جاری رکھنے کے دوران تجارتی نقصان کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔ امپیریل بینک آف انڈیا سے حاصل کردہ قرض میں ضمانت کے طور پر مامراج رام بھگت میں شامل ہونے کے لین دین میں اپیل کنندہ کی طرف سے ہونے والے نقصان پر زور دیا گیا، اس طرح اسے اپیل کنندہ کے لکڑی کے کاروبار کا تجارتی نقصان یا ناقابل وصول قرضہ سمجھا جائے۔

اس لیے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ اس رواج کی صحیح نوعیت اور دائرہ کار کیا ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اسے محکمہ نے قبول کیا ہے۔ اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کے سامنے یہ رواج بیان کیا گیا تھا کہ بمبئی میں کاروبار کرنے والے افراد بینکوں سے مشترکہ ضمانت پر رقم ادھار لیتے تھے تاکہ بینکوں سے مالی مدد حاصل کرنے میں آسانی ہو اور وہ بھی کم شرح سود پر۔ ایک تاجر اپنے طور پر بینکوں سے مالی مدد حاصل کر سکتا ہے، لیکن اس صورت میں اسے زیادہ شرح سود ادا کرنا پڑے گا۔ اسے کم شرح سود ادا کرنا پڑے گا اگر وہ ضمانت کے طور پر کسی دوسرے تاجر کو خرید سکتا ہے، جسے بینک سے منظوری مل جائے گی۔ تاہم، اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ تاجروں کے ذریعہ باہمی رہائش لازمی طور پر اس رواج کا ایک جزو حصہ تھا۔ A اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ضمانت کے طور پر اس کے ساتھ شامل ہونے کے لیے B، سی یا ڈی کو اپنے ساتھ لے سکتا تھا، لیکن یہ ضروری نہیں تھا کہ اگر A ضمانت کے طور پر اس کے ساتھ شامل ہونے کے لیے B، C یا D کو اپنے ساتھ لینا چاہتا ہے، تو وہ صرف اس صورت میں ایسا کر سکتا ہے جب وہ اپنی باری میں B، C یا D کو قرضوں میں ضمانت کے طور پر شامل کرے، جو B، C یا D نے اپنے متعلقہ کاروبار کی مالی اعانت کے لیے بینکوں سے اپنی باری میں حاصل کیا تھا۔ جب تک کہ یہ عنصر قائم نہ ہو جائے، ضمانت کے طور پر اے کی طرف سے B، C یا D کی محض خریداری اس رواج کو قائم کرنے کے لیے کافی نہیں ہوگی جس پر اپیل کنندہ انحصار کرنا چاہتا ہے تاکہ اس کے مام راج رام بھگت میں شامل ہونے کا لین دین امپیریل بینک آف انڈیا سے مام راج رام بھگت کے ذریعے حاصل کردہ قرض میں ضمانت کے طور پر کیا جا سکے، یہ لین دین اس کے اپنے

لکڑی کے کاروبار کو جاری رکھنے کے دوران اور لین دین میں ہونے والے نقصان کو تجارتی نقصان یا اپیل کنندہ کے لکڑی کے کاروبار کا ناقابل وصول قرضہ بنانے کے لیے تھا۔ اپیل کنندہ و دیگر اس کے ذریعے مشترکہ طور پر انجام دیے گئے پرانے ضمیر، جو اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کے سامنے پیش کیے گئے تھے، اپیل کنندہ کے معاملے کو کافی آگے نہیں لے گئے اور اپیل کنندہ کی طرف سے مبینہ رواج کو مکمل طور پر ثابت کرنے سے قاصر رہے۔ اس لیے زیر بحث لین دین کو اپیل کنندہ کے ذریعے اپنے لکڑی کے کاروبار کے دوران یا اسے جاری رکھنے میں کیا گیا لین دین نہیں سمجھا جا سکتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کے لکڑی کے کاروبار کے لیے مالیات حاصل کرنا اس کے کاروبار کو جاری رکھنے کے دوران ایک لازمی عمل ہو گا، لیکن امپیریل بینک آف انڈیا سے 1 لاکھ روپے کی خریداری کے لیے ضمانت کے طور پر مام راج رام بھگت میں شامل ہونے کے اس لین دین کے بارے میں بھی یہی پیش گوئی نہیں کی جا سکتی تھی، جو مکمل طور پر مام راج رام بھگت کے کاروبار کی مالی اعانت کے لیے تھا نہ کہ اپیل گزار کے لکڑی کے کاروبار کے لیے۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کے اس نتیجے پر خاص زور دیا کہ "یہ لکڑی کے کاروبار کے لیے مالیات حاصل کرنے کے دوران ہی تھا کہ وہ مام راج رام بھگت کے ساتھ ضمانت پر کھڑا تھا"۔ یہ نتیجہ محض حقیقت کے بیان کو ریکارڈ کرتا ہے، لیکن اس حد تک نہیں جاتا ہے کہ اپیل کنندہ کے ذریعے جس رواج پر انحصار کرنے کی کوشش کی گئی ہے اسے قائم کیا جا سکے۔ اپیل کنندہ کی طرف سے اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کے سامنے پیش کیے گئے پرانے اقتباسات محض اس کے اپنے لین دین سے متعلق تھے، جہاں اس کے ساتھ دوسرے ضمانت کے طور پر شامل ہوئے تھے اور اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا تھا کہ دوسروں کو بھی اسی طرح قرضوں کے معاملات میں ایڈجسٹ کیا گیا تھا جو انہوں نے اپنی باری میں بینکوں سے حاصل کیے تھے۔ اپیل کنندہ کے زیر بحث لین دین میں مام راج رام بھگت کے ساتھ شامل ہونے کی واحد مثال اس رواج کو قائم کرنے کے لیے کافی نہیں ہو سکی جس پر اس نے بھروسہ کرنے کی کوشش کی تھی اور ہمیں نام نہاد رواج کے دائرہ کار کو اس سے آگے بڑھانے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی جو اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر کے ذریعے منظور کردہ حکم میں بیان کردہ حقائق کے مطابق ہے۔

انکم ٹیکس کمشنر، مدراس بنام ایس اے ایس راما سوامی چیٹیار (اوپر) میں نٹوکوٹائی چیٹیاروں کے درمیان رواج ثابت ہوا کہ جب وہ زیادہ شرح سود پر قرض دینے کے مقصد سے بینکوں سے قرض لیتے ہیں تو وہ ایک دوسرے کے ضمانت دار ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ، قرض دہندہ کے کاروبار کو جاری رکھنے میں یہ ایک لازمی عنصر تھا کہ رقم، جو اس طرح سے ادھار دی گئی تھی، حاصل کی جانی چاہیے اور یہ تب تک نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ اسے نٹوکوٹائی چیٹیارز کی مشترکہ ضمانت پر ادھار نہ لیا جائے، جو ایک دوسرے کے ضمانت دار تھے۔ جب تک اس قسم کی ضمانت کا سہارا نہیں لیا جاتا، ایک نٹوکوٹائی چیٹیار خود کبھی بھی کوئی ایسی رقم حاصل نہیں کر سکتا تھا جسے وہ اپنے منی لینڈنگ کے کاروبار میں لگا سکے۔ صفحہ 238 پر دیے گئے فیصلے کا درج ذیل حصہ بہت مناسب ہے:-

"بینکوں سے قرض لینا ان کا رواج ہے جس کا مقصد اس طرح حاصل کی گئی رقم کو زیادہ شرح سود پر قرض دینا ہے۔ بینکوں کو اس طرح کے اوور ڈرافٹ کی ضمانت دوسرے چیٹیار کے ذریعے دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان قرضوں میں چیٹیار ایک دوسرے کے ضمانت دار ہیں۔ اگر کوئی چیٹیار اس طرح کسی دوسرے ساہوکار کو ایڈجسٹ کرنے سے انکار کرتا ہے، تو وہ اپنے ضروری قرضوں کے لیے ضامن حاصل کرنے کے قابل نہیں ہوگا۔ اس معاملے میں ٹیکس دہندہ نے دوسروں کی ضمانت پر رقم ادھار لی اور بدلے میں دوسرے چیٹیاروں کے لیے ضمانت پر کھڑا رہا۔"

اس طرح باہمی تعاون کے عناصر اور قرض دینے کے کاروبار کو جاری رکھنے میں ضروری جزو تھے، جو اس معاملے میں ثابت ہونے والے رواج کے عناصر تھے، جو دونوں ہمارے سامنے موجودہ معاملے میں مطلوب ہیں۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس معاملے کو مدراس عدالت عالیہ کے فاضل ججوں نے کمشنر انکم ٹیکس، مدراس بنام ایس آر سبرامنیا پلئی (اوپر) میں ممتاز کیا تھا، جہاں یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ فیصلہ اپنے مخصوص حقائق تک محدود ہونا چاہیے اور یہ نٹوکوٹائی چیٹی منی لینڈنگ کے کاروبار کے علاوہ دیگر کاروباروں پر لاگو نہیں ہوتا ہے۔ اس صورت میں ٹیکس دہندہ ایک کتاب فروش تھا، جس نے وقتاً فوقتاً ایک L کے ساتھ مشترکہ طور پر 16,200 روپے کا قرض لیا جس میں سے ٹیکس دہندہ نے اپنی کاروباری ضروریات کے لیے 10,450 روپے کی رقم لی اور L نے بقایا لیا۔ مشترکہ قرض لینے کی

ضرورت دونوں قرض دہندگان کی کاروباری ضروریات اور ساہوکاروں کے اصرار کی وجہ سے تھی، جنہیں دونوں افراد کی مشترکہ ضمانت کی ضرورت تھی۔ L اپنے کاروبار میں ناکام رہا اور ٹیکس دہندہ کو قرض دہندگان کو مشترکہ قرض ادا کرنا پڑا۔ ٹیکس دہندہ کو ایل سے واجب الادا رقم کی وصولی کی ناکام کوشش میں 658 روپے کی رقم بھی خرچ کرنی پڑی۔ ٹیکس دہندہ نے اپنے کاروباری منافع کے حساب میں 658 روپے کی رقم اور 5,049 روپے کی رقم بھی کٹوانے کا دعوی کیا، جو اسے مشترکہ قرض میں L کے حصے کی وجہ سے قرض دہندگان کو ادا کرنی تھی۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ ٹیکس دہندہ ان رقوم کو اپنے کاروباری منافع کی گنتی میں دفعہ 10(2)(xi) یا دفعہ 10(2)(xv) کے تحت یا کاروباری نقصان کے طور پر کٹوتی کرنے کا حقدار نہیں ہے۔

یہ مقدمہ موجودہ کیس کے ساتھ مناسب مشابہت پیش کرتا ہے اور اپیل کنندہ کے دعوے کے حوالے سے صحیح نتیجے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

اپیل کے تحت فاضل چیف جسٹس کے فیصلے سے درج ذیل اقتباس، ہماری رائے میں، پورے موقف کا صحیح خلاصہ کرتا ہے:-

"اس لیے قرض ایسا ہونا چاہیے جسے مناسب طریقے سے تجارتی قرض اور تجارت کا قرض کہا جا سکے، جس کے منافع کا حساب لگایا جا رہا ہو۔ اس جائزے کے مطابق، یہ دیکھنا مشکل ہے کہ موجودہ معاملے میں قرض کو ٹیکس دہندہ کے کاروبار کے سلسلے میں قرض کیسے کہا جا سکتا ہے۔ ٹیکس دہندہ وہ شخص نہیں ہے جو دوسرے افراد کے لیے ضمانت کا کاروبار کر رہا ہو۔ نہ ہی وہ ساہوکار ہے۔ وہ محض ایک لکڑی کا تاجر ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کے سامنے کچھ شواہد موجود ہیں کہ اس نے وقتاً فوقتاً اپنے اور کسی دوسرے شخص کی مشترکہ ضمانت پر قرض حاصل کر کے اپنے کاروبار کے لیے مالی اعانت حاصل کی تھی۔ لیکن یہ ثابت نہیں ہوا، اور نہ ہی ایسا لگتا ہے کہ یہ الزام لگایا گیا ہے، کہ وہ اپنے بدلے میں دوسرے افراد کے ساتھ ان کے استعمال اور فائدے کے لیے قرض حاصل کرنے کے مقصد سے ضمانت پر کھڑے ہونے کی عادت میں تھا۔ اگر ایسا ہوتا بھی تو دوسرے کے فائدے کے لیے ادھار لیے گئے قرض کی ادائیگی کی وجہ سے ہونے والا کوئی بھی نقصان اس کے لیے سرمائے کا نقصان ہوتا نہ کہ کاروباری نقصان۔

اس لیے نتیجہ یہ ہے کہ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے اخراجات کے ساتھ مسترد ہونا پڑتا ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔